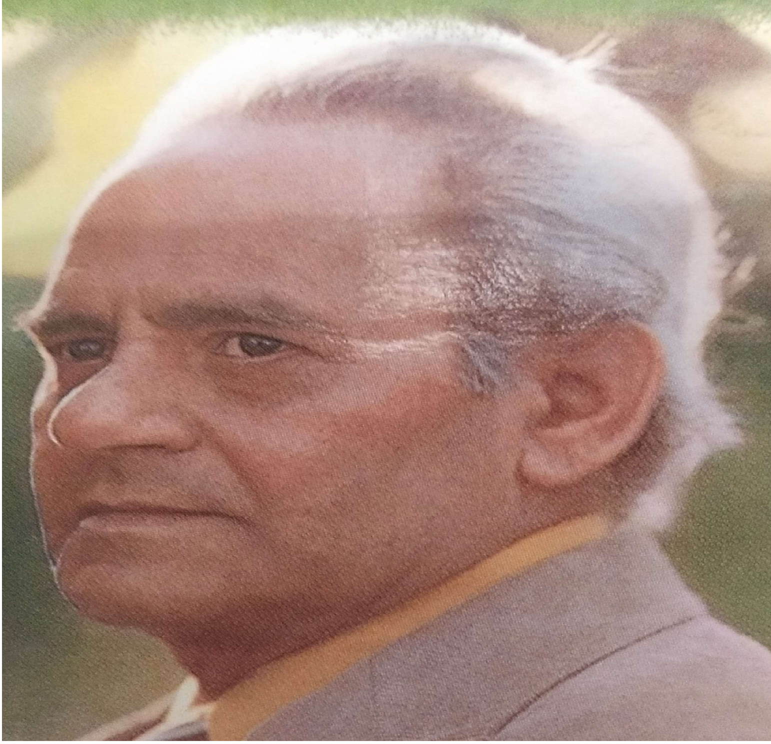


29 اپریل 2011ء

اے حمید کی وفات

۱۰ برس قبل بچوں اور بڑوں کے مشہور و معروف اور ہر دِل عزیز لکھاری، ناول نگار، افسانہ نگار، مزاح نگار، اسکرپٹ رائٹر اور ڈراما نویس اے۔حمید کا ۸۳/ برس کی عمر میں لاہور میں اِنتقال ہوا۔

وہ سانس کی تکلیف کی بنا پر ہسپتال داخل کیے گئے، رات دو بجے اُن کے جسم میں اچانک پانی بھرنا شروع ہوا۔ اسی حالت میں نصف شب کو اُن کی وفات ہوگئی۔



اے حمید صاحب، بچوں اور بڑوں کے یکساں ہر دل عزیز مصنف، ادیب و صحافی



مضمون نگار۔ سید علی حسن گیلانی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

محترم دوستو آج میں آپ کے لیے نیا مضمون لایا ہوں اور اس کا ٹاپک بچوں کے ہر دل عزیز رائیٹر جناب اے حمید صاحب (مرحوم) ہیں۔ میں اب تک پانچ رائیٹرز پر پہلے بھی مضمون لکھ چکا ہوں جیسا کہ جناب ابن صفی

صاحب، جناب مظہر کلیم صاحب، جناب صفدر شاہین صاحب، جناب، جناب ظہیر احمد صاحب اور جناب ایس قریشی صاحب وغیرہ۔ یہ پانچوں تو جاسوسی ناول نگار تھے اور عمران سیرز، پرمود سیریز اورحمید فریدی سیریز وغیرہ لکھنے والے تھے۔اے حمید صاحب کو تاریخ سے گہری دلچسپی تھی اور وہ اپنے بچوں کی کہانیوں اور دیگر بڑوں کے ناولوں میں تاریخی معلومات فراہم کرتے رہتے تھے اور چونکہ زندہ دلانے شہر لاہور کے رہنے والے تھے اس لیے بجوں کی کہانیوں میں اپنے تخلیق کردہ کرداروں جیسا کہ ان کی معروف ترین سیریز عنبر ناک ماریا سیریز اور عینک والا جن سیرز میں ان کرداروں کو لاہور بھی لائے اور لاہور کی معلومات بھی فراہم کی

تھیں۔اس کے علاوہ دیگر قدیم تاریخی معلومات بھی ان کی تحریروں میں خوب ملتی تھی جس سے ان کے گرانقدر معلومات کا معلوم ہوتا تھا۔

اے حمید صاحب نے بچوں کے لیے جو سلسلے لکھے میں ان کے بارے میں پوری تفصیل بیان کروں گا اور اس کے علاوہ جو بڑوں کے لیے سلسلے لکھے ان کا بھی پورا ذکر کروں گا۔ جب میری جاسوسی ادب کے شہرہ آفاق رائیٹر جناب مظہر کلیم صاحب سے ملاقات ہوئی تھی ان کو بھی میں نے ان کے لکھے ناولوں کا ریکارڈ پیش کیا تھا کہ انہوں نے کتنا لکھا اور کس کردار پر کتنے ناول لکھے تو وہ بڑے خوش ہوئے تھے اور بہت عزت سے ہمیشہ ملتے رہے تھے جو کہ میری خوش نصیبی ہے۔خیر جب میں سن دو

ہزار تین میں اے حمید صاحب کے گھر سمن آباد لاہور پہلی بار گیا تھا تو ان کی لکھی کہانیوں اور ناولوں کا ریکارڈ بھی لے گیا تھا کہ انہوں نے بڑوں اور بچوں کے لیے اب تک کتنے سلسلے لکھے ہیں تو اے حمید صاحب بھی بہت خوش ہوئے تھے اور حیران بھی ہوئے تھے کیونکہ ان کو خود معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے اب تک بچوں اور بڑوں کے کتنے سلسلے لکھ چکے ہیں۔

خیر اتفاق کی بات اسی دن فیصل آباد کالج سے ایک لڑکی (سٹوڈنٹ) ان سے ملنے آئی تھی اور ان سے کہہ رہی تھی کہ آپ مجھے اپنی کہانیوں اور ناولوں کے بارے میں معلومات دیں خاص کر کتنے سلسلے لکھے ہیں کیونکہ ہمارے کالج میں آپ کے بارے میں ڈسکس کرنی ہے لیکن

اے حمید صاحب نے اس لڑکی سے معزرت کر لی تھی اور کہا تھا کہ بیٹی میرے پاس تو اپنے سلسلوں اور دیگر ناولوں اور کہانیوں کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے جس پر وہ لڑکی بہت پریشان تھی کہ جب مصنف کو ہی اپنی تحریروں کے بارے میں معلوم نہیں ہے تو پھر کہاں سے معلومات لے اور کیسے کالج میں ان کے بارے میں بریف کرے۔ ابھی ان کی بات چیت جاری تھی کہ میں بھی پہلی دفعہ پوچھتے ہوئے ان کے گھر پہنچ گیا تھا۔ پہلی ملاقات میں ہی اے حمید صاحب مجھے خندہ پیشانی سے ملے تو میں نے ان کو کہا کہ آپ نے اب تک جتنے بچوں کے اور بڑوں کے سلسلے لکھے ہیں ان کا سب ریکارڈ کاغذ میں لکھ کر آیا ہوں تو اے حمید صاحب بے حد خوش ہوئے میرے

آنے پر یہ خاتون واپس جانے لگی تھیں لیکن میری بات پر چونک کر مجھے دیکھا۔

بہت خوب نوجوان تم نے تو کمال کر دیا اگر ایسا ہے تو مجھے وہ کاغذ تو دکھاؤ کیونکہ یہ بیچاری سٹوڈنٹ لڑکی فیصل آباد سے مجھ سے خصوصی ملنے آئی ہے کیونکہ فیصل آباد میں ان کے کالج میں میرے بارے میں اس نے بریف کرنا ہے لیکن مجھ مصنف کے پاس کوئی معلومات نہیں ہے۔ اے حمید صاحب نے بدستور چونک کر اور خوش ہوتے ہوئے کہا تو میں نے مسکراتے ہوئے شاپر سے کاغذ نکال لیے جس میں ان کی تحریروں کی معلو مات لکھ رکھی تھیں۔ خاتون واپس جانے کے بجائے تجسس سے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئیں۔ سر آپ کہاں سے آئے ہیں تو میں نے اسے

بتایا کہ میں مظفر گڑھ سے آیا ہوں کیونکہ ان دونوں ہم ابھی ملتان شفٹ نہیں ہوئے تھے۔

خیر اس لڑکی کی التجا پر اے حمید صاحب نے اسے یہ کاغذ دکھائے تو لڑکی ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر بہت خوش ہوئی اور یہاں اے حمید صاحب نے ان کاغذوں کو فوٹو اسٹیٹ کروایا اور ان صاحبہ کو دیے اور اصل کاغذ اپنے پاس رکھ لیے۔ خیر یہ میری اے حمید صاحب سے پہلی ملاقات تھی۔ بعد میں مجھے اے حمید صاحب نے بتایا تھا کہ اس لڑکی نے تمہاری معلومات جو تم نے میرے بارے میں اکٹھی کی تھیں بھرپور انداز میں کالج میں بریف کیا تھا اور خصوصی طور پر تمہارا شکریا ادا کیا تھا کہ اتفاقیہ طور پر مظفر گڑھ کے ایک نوجوان کی وجہ سے مجھے یہ معلومات ملی

تھیں۔ اور انعام بھی اس بریف پر اس لڑکی کو ملا تھا۔ ان دنوں ابھی میں نے ناول نگاری شروع نہیں کی تھی۔ خیر مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ میری وجہ سے کسی کی مدد ہوئی۔

پھر اے حمید صاحب سے ملنے ملانے کا سلسلہ جاری رہا جب بھی لاہور جاتا ان سے ملاقات کرتا۔ سن دو ہزار چھ میں ان سے میں نے پہلی دفعہ التجا کی کہ وہ اپنا طویل بچوں کا سلسلہ عنبر ناگ ماریا مکمل تو کریں۔ ان دنوں ملتان کا ادارہ ارسلان پبلی کشینز سابقہ یوسف برادرز بہت مقبول تھا بچوں کی کہانوں اور خاص کر عمران سیریز کے حوالے سے۔ میں نے بہت مشکل سے یوسف برادز کے مالک اشرف قریشی صاحب کو قائل کیا تھا کہ وہ اے حمید صاحب کی نامکمل سیریز ان سے لکھوائیں تو انھوں نے

کہ آپ خود اے حمید صاحب سے اس سلسلے میں بات کریں اگر وہ تیار ہوتے ہیں تو میں چھاپ دوں گا۔ خیر اے حمید صاحب بھی بڑی مشکل سے مان گئے تھے کہ اپنے طویل اومقبول بچوں کے سلسلے کو مزید آگے بڑھا کر دوسو تک مکمل کر دیا جائے جو کہ تیراں (13) حصے باقی بچتے تھے۔ انہوں نے دو حصے 188 اور 189 لکھا جو بس پچتر پچتر صفحات کے تھے۔

لیکن صفد افسوس کہ یہاں اس معروف ادارے سے شائد ان کے معاملات طے نہ ہو سکے اور بس یہی دو پتلے پتلے حصے ہی لکھ سکے جسے ادارہ ارسلان پبلی کیشنز نے نہیں چھاپا کیونکہ یہ طویل سیریز ابھی بدستور ادھوری ہی تھی اور یوں بغیر چھپے ہی یہ سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ یہاں آپ کو یہ بھی

بتا دوں کہ ان کے اس طویل سلسلے کا 187 نمبر حاصل پور
شہر کے ادارے دارالادب لائبریری سے شائع ہوا تھا جو
بڑی جلد میں اور تین سو سے زائد صفحات کا تھا لیکن ابھی
سلسلہ جاری تھا یعنی ادھورا ہی تھا۔ اے حمید صاحب نے
مجھ سے لیٹسٹ نمبر یعنی 187 لے لیا تھا کہ اسے پڑھ کر
سلسلے کو آگے بڑھاتا ہوں اور اس طویل سلسلے کے دو پتلے
پتلے حصے ہی لکھے تھے اور میں 187 نمبر ان سے نہیں
لے سکا تھا۔ میں سن دو ہزار دس میں ان پاس گیا اور اس
سے کہا کہ اللہ آپ کو لمبی زندگی دے لیکن عمر کا تقاضہ بھی
ہوتا ہے آپ اپنے طویل سلسلے کو کسی اور ادارے کو دے
دیں لیکن شائد ان دنوں ادکو زوال آہستہ سے شروع
ہو گیا تھا اور کیونکہ کسی بھی ادراے نے اس طویل ترین

سلسلے کو آگے لے جانے کی کوشش نہیں کی تھی یا شائد اے حمید صاحب نے کسی اور ادارے سے بات ہی نہیں کی تھی۔

خیر یہاں میں نے اے حمید صاحب کو کہا تھا کہ انکل اگر آپ اپنی زندگی میں یہ سلسلہ نا لکھ سکے تو میں اسے مکمل کروں کا مجھے اجازت دیں۔ خیر یہاں اے حمید صاحب نے خندہ پیشانی سے کہا کہ بیٹا اگر میں اپنے اس طویل اور مقبول سلسلے کو اپنی زندگی میں مکمل نا کر سکوں تو تمہیں پورا اختیار ہے کہ تم اس ادھورے سلسلے کو خود لکھ کر اینڈ کر دینا کیونکہ تم نے اس کام میں مجھے بہت کہا ہے اور بہت محنت کی ہے اور یہاں مجھے سمجھایا کہ کس طرح اس کا اینڈ کرنا ہے کیونکہ ان دنوں اے حمید صاحب شدید بیمار تھے

اور کچھ بھی نہیں لکھ رہے تھے۔بس یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی پھر اگلے سال انتیس اپریل دو ہزار گیارہ میں معلوم ہوا کہ اے حمید صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں تو مجھے ان کی وفات کا بہت دکھ ہوا کیونکہ پاکسان کے چوٹی کے رائیٹر تھے اور خاص کر بچوں کے مقبول ترین مصنف تھے۔اے حمید صاحب وہ مقبول رائیٹر صحافی اور ادیب تھے جن کو حکومت پاکستان نے اپنے خرچے پر باہر کے ملکوں کی سیر بھی کرائی تھی جو کہ ان کی ادبی خدمت کا ثبوت ہے۔

ویسے تو اے حمید صاحب نے بچوں کے لیے بے شمار مکمل کہانیاں بھی لکھی ہیں اور بڑوں کے لیے مکمل ناول بھی تحریر کیے ہیں لیکن زیادہ تر ان کے سلسلے وار ناول اور

کہانیاں بھی مقبول ہوئے ہیں خاص کر نو حصوں پر مشتمل
سلسلہ بھارت کے فرعون اور سات حصوں پر مشتمل سلسلہ
کمانڈو بہت مقبول ہوئے تھے اور بچوں کی کہانیوں میں
عنبر ناگ ماریا کا طویل سلسلہ بہت مقبول ہوا تھا جو
287 حصوں پر نامکمل رہا لیکن اگر ان کے ڈراموں کی
بات کی جائے تو ان کا عینک والا جن بچوں میں بے حد
مقبول ترین ڈرامہ تھا جس نے شہرت کے ریکارڈ قائم
کیے تھے۔ یاد رہے کہ عینک والا جن بس پندرہ حصوں پر
ادارہ ترتیب پبلشرز سے شائع ہوا تھا اور ادارہ بند ہونے
کی صورت میں اب بچوں کے کتاب گھر ادرے سے جو
لاہور میں ہی ہے سے پانچ حصوں میں شائع ہوا ہے یعنی
پندراں حصوں کو تین تین حصوں کو ملا کر پانچ حصے بنائے

گئے اور بہت ہی طلسماتی جادوئی مہماتی اور زبردست سلسلہ ہے جو مجھے عنبر ماریا سے بھی زیادہ اچھا لگا ہے۔

اب یہاں میں اے حمید صاحب کے مکمل ناول اور کہانیاں کا تو ذکر نہیں کروں گا کیونکہ وہ بے شمار ہیں لیکن ان کے بڑوں کے لکھے اور بچوں کے لکھے سلسلوں کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔عنبر ناگ ماریا کے پہلے سو حصے موت کے تعاقب کے نام سے شیخ غلام علی اینڈ سنز سے شائع ہوئے تھے بعد میں قوس پبلی کیشنز سے عنبر ناگ ماریا کی واپسی کے نام سے ایک سے پھر شروع ہوا تھا اور 172 تک قوس پبلی کیشنز سے شائع ہوئے تھے لیکن یہ ادارہ بند ہو چکا ہے پھر پاکستان کے قدیمی اور معروف ادارے فیروزسنز سے 173 سے 186 تک اس طویل

سلسلے کو آگے بڑھایا تھا پھر کچھ عرصہ گیپ کے بعد بہاولپور کی تحصیل حاصل پور کے ایک ادارے دارالادب سے 187 نمبر شائع ہوا تھا جو کافی موٹا ناول تھا لیکن یہاں اینڈ نہیں ہوا تھا اور آپ کو تفصیل سے بتا چکا ہوں کہ مذید دو نمبر 188 اور 189 نمبر ارسلان پبلی کیشنز یا یوسف برادرز کو دیے تھے جو شائع نہیں ہو سکے تھے اور یہ طویل ترین سلسلہ ادھورا رہا جس کی تفیصل اوپر بیان کر چکا ہوں۔ بقول اشرف قریشی صاحب کے ان سے یہ دونوں حصے اب گم ہو چکے ہیں ورنہ میں تو ان کو آٹھ ہزار دے کر ان سے لے کر اسے اینڈ کرنے کا پروگرام کب کا بنا چکا ہوں لیکن نہیں مل رہے ہاں اگر 187 نمبر جو لاسٹ مگر ادھورا نمبر تھا وہ بھی کہیں سے مل جائے تو اسے

بھی پڑھ کر 188 نمبر پر اینڈ کر سکتا ہوں اور لکھوں گا میں خود کیونکہ اے حمید صاحب مجھے بتا چکے تھے کہ کس طرح اینڈ کرنا ہے لیکن ان ہی کے نام منسوب کروں گا وہی چیز کہ دارالادب کا 187 نمبر یا اشرف صاحب کے پاس 188 اور 189 نمبر کے مسودے مل جائیں تو ان کو پڑھ کر آگے لکھ سکتا ہوں ایسے نہیں۔

خیر پہلے اب ان کے بڑوں کے سلسلوں وار ناولوں کا ذکر کرتا ہوں۔ اے حمید صاحب نے لاہور کے معروف ادارے القریش پبلی کیشنز سے ان کے بھارت کے فرعون 9 حصوں پر سلسہ تھا۔ کمانڈو 7 حصوں پر مشتمل سلسلہ تھا۔ گنگا کے پجاری ناگ 2 حصوں پر تھا۔ ویران حویلی کا آسیب 2 حصوں پر تھا۔ جدید اور تاریخی سلسلہ

عاطون چار حصوں پر تھا۔ اداہ مقبول اکیڈمی سے ان کے یہ سلسلے تھے۔ کمانڈو کی بیٹی 3 حصوں پر تھا۔ خزاں کی بارش 3 حصوں پر تھا۔ کشمیر کے شاہین 3 حصوں پر تھا۔ ادارہ رابعہ بک ہاؤس سے بت شکن مجاہد کا سلسلہ 4 حصوں پر تھا جو بہت کمال کا سحر انگیز سلسلہ تھا۔ عبارات سے کشمیر کے جانباز کا سلسلہ 5 حصوں پر تھا۔ یہ تو ہیں اے حمید صاحب کے سلسلے وار ناول مکمل تو بے شمار ہیں اس لیے ان کا نام نہیں لکھ رہا لیکن سب سلسلے بہت کمال کے اور معلوماتی ہیں۔

اب میں اے حمید صاحب کے بچوں کے سلسلے وار ناولوں کا ذکر کرتا ہوں۔ عنبر ماریا اور عینک والا جن کی تفصیل تو بتا چکا ہوں۔ مذید بچوں کے سلسلے یہ تھے۔ شیخ غلام علی سے

25 حصوں پر مشتمل سلسلہ ندیم کا خوفناک کارنامہ تھا۔اسی طرح خالد سیریز جو 4 حصوں پر مشتمل تھا۔ادارہ مقبول اکیڈمی سے ان کے بچوں کے سلسلوں کے یہ نام تھے۔ شرلاک ہومز جو 16 حصوں پر مشتمل تھا۔ عمران ریحان سیریز جو 10 حصوں پر تھا۔روبی اورانسپکٹر شہریار سیریز جو 10 حصوں پر تھا۔ ڈھاکہ ایڈونچر 8 حصوں پر تھا۔حاتم طائی سیریز 6 حصوں پر تھا۔ان کے فیروزسنز جیسے قدیمی ادارے سے یہ سلسلے تھے۔کمانڈو ایکشن سیریز 10 حصوں پر تھا۔ حاتم طائی کے کارنامے 7 حصوں پر تھا۔ لاش زندہ ہوگئی 4 اور لاش کی واپسی 3 یعنی کل 7 حصوں پر مشتمل خوفناک سلسلہ تھا۔قوس پبلی کیشنز سے عمران ریحان ایڈونچر سیریز جو 30 حصوں پر

مشتمل مہماتی سلسلہ تھا۔ ہمدرد نونہال ادارے سے نامور مسلمان طبیب اور عالم کا معلوماتی سلسلہ تھا جس میں ناول کا ہیرو ہر ناول میں ماضی کے نامور مسلمان سائنس دانوں سے قدیم دور میں جا کر ان سے ملتا ہے اور ان سائنس دانوں کی معلومات بھی مختصر طور پر درج ہے اور بھرپور جادوئی سلسلہ ہے۔ سائنس فکشن سیریز خلائی ایڈونچر 12 حصوں پر مشتمل تھا۔ نقش پبلی کیشنز سے بھی ان کے دو معروف سلسلے شائع ہوئے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ زرتاش مشن شائد 36 حصوں پر تھا اور پڑانے قعلے کی فائل 22 حصوں پر مشتمل تھا۔ یہ سب تھے اے حمید صاحب کے بچوں کے تمام سلسلوں کے نام۔ اکثر ادارے تو اب بند بھی ہو چکے ہیں۔

لیکن جو بھی ہے اے حمید صاحب نے بڑوں کے لیے اور
بچوں کے لیے بے شمار اور بہت دلچسپ اور معلوماتی سلسلے
اور مکمل ناول اور کہانیاں تحریر کی تھیں اور اپنی دلچپب
تحریروں کی وجہ سے اپنے نام کو امر کر گئے ہیں۔ اے حمید
صاحب کی تصانیف کی وجہ سے ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے
گا خاص کر بچوں کے لیے جو معیاری کہانیاں لکھی ہیں اس
پر ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک
اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدصے اے حمید
صاحب کو بخش دیں اور ان کی آگے کی تمام منازل آسان
فرمائیں۔ آمین اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

اللہ حافظ۔ آپ سب کی دعاؤں کا طلبگار

رائیٹر، سید علی حسن گیلانی